محترمی ومکرمی حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید کہ آپ بخیر ہوں گے!

عرض خدمت یہ ہے کہ کچھ دنوں سے آن لائن ہوٹلنگ کا سلسلہ بہت تیزی کے ساتھ جاری ہے مثلاً: ZOMATO, SWIGGY, UBEREATS وغیرہ APP استعمال کرکے لوگ گھر بیٹھے اپنا کھانا منگوا رہے ہیں، اور ان میں سے بہت سے لوگ CUSTOMER کو PARCEL پہنچانے کے لیے DELEVERY کا کام کر رہے ہیں، جس کے بدلہ ان کو کمپنی کی طرف سے اچھی تنخواہ بھی مل رہی ہے؛ لیکن مسئلہ درپیش یہ ہے کہ بعض لوگ آن لائن ORDER کردیتے ہیں اور DELEVERY کرنے والا شخص ہوٹل سے PARCEL لے کر نکل چکا ہوتا ہے، پھر CUSTOMER کچھ دیر بعد غالباً ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے CANCEL کردیتا ہے، جبکہ اکثر ہوٹلوں کا اصول یہ ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ PARCEL دینے کے بعد پھر واپس نہیں لیا جاتا ہے، اور بعض آن لائن CASH PAY کرتے ہیں، ان کے CANCEL کرنے پر کمپنی ان کو پیسے بھی واپس نہیں کرتی ہے اور PARCEL، DELEVERY BOY کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں کمپنی اس PARCEL کو DELEVERY BOY کو استعمال کرنے کی اجازت دیدیتی ہے، اب آیا وہ اس کو استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

فقط

محمد معز الدین

۱۴—۱—۲۰۱۹

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: سوال میں مذکور معاملہ کے بارے میں تحقیق کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ متعینہ ہوٹل کو قیمت کی ادائیگی اور پارسل کی روانگی کے بعد اگر آرڈر کینسل کیا جائے تو قیمت واپس نہیں کی جاتی؛ لہٰذا مُشتری کا اِس اصول کے معلوم ہونے کے باوجود آرڈر کینسل کرانا اِس بات کی دلیل ہے کہ وہ پارسل پر سے اپنی ملکیت کے حق کو بالقصد ختم کر رہا ہے؛ کیوں کہ اگر اس کا بالقصد ملکیت ختم کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو وہ قیمت کی ادائیگی کے بعد آرڈر کینسل ہی نہ کرتا! بریں بنا یہ پارسل متعلقہ کمپنی جہاں چاہے استعمال کرسکتی ہے۔ پھر بھی ڈیلوری کرنے والا شخص اگر براہِ راست مُشتری سے فون وغیرہ پر صراحتاً اجازت لے کر اُسے اپنے استعمال میں لائے تو زیادہ بہتر ہوگا؛ تاکہ کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

المستفاد: قال العلامة ابن نجيم تحت القاعدة: "لا ينسب إلى ساكت قول" وخرجت عن هذه القاعدة مسائل كثيرة يكون السكوت فيها كالنطق: السادسة سكوت المالك عند قبض الموهوب له أو المتصدق عليه إذن (الأشباه والنظائر ص: ۳۸۴ مکتبہ زکریا) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك الغير بغير إذنه (وفي هامش) والإذن عام سواء كان صراحةً أو دلالةً". (قاعدہ: ۲۷۰، قواعد الفقہ

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

مکتبہ اشرفیہ، دیوبند) فلو تصرف فيه البائع قبل قبضه، فإما بأمر المشتري أولا فلو بأمره كأن أمره أن يهبه من فلان أو يؤجره ففعل وسلم صح وصار المشتري قابضاً وكذا لو أعار البائع أو وهب أو رهن فأجاز المشتري..... (شامي زكريا ٧/ ٣٧١، مطلب في تصرف البائع في المبيع قبل القبض) فقط والله تعالى أعلم

الجواب صحيح
[illegible]
٢٢/ جمادى الأولى ١٤٤٢ھ

دار الافتاء
[illegible]
جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

٢٢/ ٥/ ١٤٤٢ھ

الجواب صحيح
[illegible]
٢٢/ ٥/ ١٤٤٢ھ